REGISTERED L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء	نمبر ۲۹

۹- ویدک تصنیفات ۱؍
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴؍ ۸؍
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲؍
۳- مسیح کا نمونہ ۸؍
۴- روح سے معمور زندگی ۴؍
۵- طریق دعا ۴؍
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴؍
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند مفید خیالات ۴؍
۸- القاب مسیح ۴؍
۹- اوطاد سیرت المسیح ۸؍
۱۰- راحت القلوب ۲؍
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸؍
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴؍
۱۳- انجیلِ داؤد ۲؍
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸؍
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) ۸؍
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲؍
۳- حیات پولوس ۴؍
۴- تاریخ مذہب ۸؍
۵- تاریخ روم ۸؍
۶- تاریخ مصر ۸؍
۷- مرقع روس ۸؍
۸- یروشلم کے آخری ایام ۸؍
۹- سکندر اعظم ۲؍
۱۰- یونانی تواریخ ۶؍
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳؍
۱۲- بشپ پٹیرسن کی زندگی کے حالات ۲؍
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱؍
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳؍
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو کتابیں مندرجہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

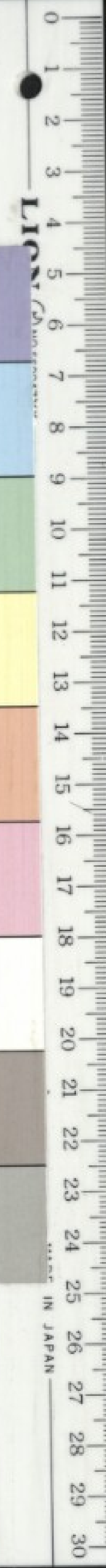
دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شئی - ایک چینی پاسٹر ۴؍
۲- مارکو پولو ۸؍
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶؍
۴- روتہ الکبرا ۶؍
۵- سیر ہند معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کا رتبہ ۱۲؍
۷- حالات جاپان ۳ و ۸؍
۸- طلائی شمعدان ۴؍
۹- رابنسن کروسو ۱۲؍
۱۰- اطیطس رفیقِ صلیب ۸؍
۱۱- راماپال سنگھ رومن ۸؍
۱۲- راماپال سنگھ اردو ۴؍
۱۳- تلاش حق ۴؍
۱۴- تلاش حق رومن ۴؍
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶؍
۱۶- سورج پرکاش ۶؍ و ۱۲؍
۱۷- عزت بیتال ۵؍ و ۸؍
۱۸- چندر لیلا ۶؍
۱۹- ابن حُور ۸؍
۲۰- زرّین ملک کی تلاش ۸؍
۲۱- شعاع نور - اول و دوم حصہ ۵؍
۲۲- چھلمنی اور کرونا ۴؍
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲؍
۲۴- تارا کا حال ۱۳؍
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم عہ
۲۶- کلیاں اور مایا ۲؍
۲۷- فوز العظیم ۲؍
۲۸- دولت لازوال ۸؍
یہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲؍
۴- تنویر الظن فی فصاحت القرآن ۸؍
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار ۸؍
۷- راہ زندگی ۱۲؍
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸؍
۹- گنجینۂ اسلام ۸؍
۱۰- دینِ حق کی تحقیق ۴؍
۱۱- کشف الحقائق ۸؍
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲؍
۱۳- حقیقت مسیح ۸؍
۱۴- حیاتِ مسیح ۱۲؍
۱۵- بائبل کا الہام ۸؍ و ۱۲؍
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت ۸؍
۱۷- راہ نجات ۴؍
۱۸- عہد جدید ۸؍
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴؍
۲۰- مشاہیر عالم ۴؍
۲۱- ہند میں قومیت ۲؍
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا ردّ از روئے فلاسفی ۳؍
۲۳- شادی کی بابت ۱؍
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں مینیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ریڈیم سے گھڑیوں کی سوئیوں کو روشن کرینگے جسکے ذریعہ سے رات کو بہ آسانی پڑھ سکیں گے۔

یونائیٹیڈ سٹیٹس میں کام مردم شماری جاری ہے۔ اس پر ۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ صرف ہوگا اور کل ۳۰ یوم میں کل کام ختم ہوگا۔

مس فلارنس نائٹنگیل نے ولایت میں اپنی ۹۰ سال کی سالگرہ منائی ہے۔ جسکے لئے ہمارے ملک معظم شاہ جارج پنجم نے بھی مبارکباد بھیجی ہے۔

جس وقت ملکہ معظمہ وکٹوریا برٹن کے تخت پر رونق افروز ہوئی تھیں اس کی رعایا کا شمار ۱۲۸۰۰۰۰۰ تھا اور جب اُن کا انتقال ہوا اس وقت رعایا کا شمار ۴۰۰۰۰۰۰ تھا اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر ترقی ولایت کی آبادی میں ہو رہی ہے۔

شہنشاہ جارج پنجم اور مسٹر روزویلٹ اور پریزیڈنٹ ٹافٹ اور پریزیڈنٹ فیلیز ورلڈز سنڈے اسکول کانونشن نیویارک کے لائف ممبرس قرار دیئے گئے۔

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ رقمطراز ہے کہ شہنشاہ مرحوم ایڈورڈ ہفتم کا مقولہ جب وہ تخت نشین ہوگئے تھے یہ تھا کہ I will play the game یعنے میں کھیل کی دوڑ میں دوڑونگا۔ اور اُس کے آخری الفاظ تھے I have done my duty یعنے میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

ملکہ معظمہ مرحومہ کے تئے ماہ جنوری منحوس مہینہ تھا۔ اُن کا والد ۲۳ جنوری کو فوت ہوا تھا اور ۱۴ جنوری کو ڈیوک آف کلارنس نے رحلت فرمائی تھی۔ اور ۲۰ جنوری کو شاہزادہ ہنری کا انتقال ہوا تھا۔ اور ۲۲ جنوری کو خود ملکہ معظمہ کا سفر ختم ہوا تھا۔

نیوفونڈلینڈ میں کسی قسم کے زہریلے کیڑے یا سانپ، مینڈک اور چھپکلیاں وغیرہ نہیں ہوتی ہیں۔ پر اور سب قسم کے جانور ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ مبارک ملک ہے جبکہ بے شمار جانیں دوسرے ملکوں میں زہریلے کیڑوں کے کاٹنے سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ پر وہاں کوئی ایسی واردات واقع نہیں ہوتی۔

روئے زمین پر اب صرف تین ملک ہیں کہ جہاں پر پارلیمنٹ نہیں ہیں یعنے چین، سوراکو اور مونا کو۔ اور سب ملکوں میں یہ سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔

شہنشاہ معظم اور ملکہ نے "یور میجسٹی" الفاظ سے مخاطب کیا جانا ناپسند کیا ہے اور اس کے بجائے وہ صرف "سر" اور "میڈم" کے ناموں کو پسند فرماتے ہیں۔ یہ حضور شاہنشاہ اور ملکہ معظمہ کی کسر نفسی پر دال ہے۔ جو باوجود ہر صورت سے اس کے مستحق ہونے کے اُسکو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

پیرس کے طوفان زدوں کی امداد کے لئے مینشن ہوس فنڈ کا چندہ ۴۰۰۰۰۰ پونڈ تک پہونچگیا ہے۔ کامن کونسل کی طرف سے ۵۰۰ گینز اور کنگ الیونسو نے ۲۰۰ پونڈ بھیجے ہیں۔

برہما گورنمنٹ نے ایک سفید قسم کا ہاتھی فی الحال پکڑا ہے جس کو برہمہ لوگ متبرک سمجھتے ہیں۔ ایک منصدار سے قیمتاً مول لیونگے اور یہ مانڈلے میں لایا جاویگا جہاں سے رنگون پہونچایا جاویگا اور شوے ڈیگن پگوڈا میں استعمال (دائم) کیا جاویگا۔

جدید وائسرائے کا اسٹاف کا تقرر شروع ہوگیا ہے۔

موتی لعل جمناداس مشہور مہاجن بمبئی نے ۱۶ لاکھ کا دیوالا نکالا ہے۔ اس دیوالا کے خلاف بیان کیا گیا ہے کہ موتی لعل کے پاس تین موٹر کار، تین گھوڑے اور دو گاڑیاں ہیں۔ موتی لعل جس طرح میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۸۹۹ء میں بددیانتی کی علت میں وہ سزایاب ہوا تھا جیل سے نکلکر اس نے پھر گھوڑ دوڑ میں دلچسپی لی اور ایک کروڑ روپیہ تک کی بازیاں لگائی ہونگی۔ جیلخانہ سے نکلکر ۱۲۸ روپیہ سے کاروبار شروع کیا۔ مگر ۶ ماہ کے اندر یہ تعداد ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ تک پہونچگئی۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں ایل۔ ایم۔ ایس میں ۲۷ طلبا شریک تھے۔ اُن میں سے صرف ۱۲ پاس ہوئے اور ایم بی کے امتحان میں ۵ پاس ہوئے۔

مدناپور کے سشن جج نے سب انسپکٹر محی الدین اور ۳ کنسٹبلان کو تین اور دو برس کی سزائیں اس علت میں دی ہیں کہ انہوں نے ایک شخص سے اقبال جرم کرانے میں تشدد کیا تھا۔

سیالدہ کی عدالت میں ایک بدمعاش بنگالی کو ایک سال قید سخت کی سزا ملی وہ خود کو مصنوعی افسر پولیس اور کلکٹر انکم ٹکس اور نیز لنیس سے ہتلاکر رعایا کو لوٹتا اور شیمٹا تھا قریب دو سو روپیہ جن میں لیڈیوں سے بھی روپیہ حاصل کیا تھا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۹

نہ صرف پیدائش ہی کے وقت وہ ایسا غریب اور نادار تھا۔ بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے جبکہ وہ جوان ہو کر بڑھئی کے پیشے سے اپنا گذراوقات کرتا تھا۔ وہ دولتمند نہ ہوا۔ بلکہ اُس نے دنیا میں بالکل عام وگمنام حالت کو پسند کیا جب تک کہ وہ دنیا میں ۳۰ برس کی عمر میں نہ پہنچا وہ کسی پر ظاہر نہ ہوا کہ وہ عالی مرتبہ نجات دہندہ اور شافی ودیہان ہے۔ بلکہ کسی نے اُس کا یقین نہ کیا حتیٰ کہ اُس نے سب کے سامنے عجیب وغریب معجزے دکھلائے اور اپنی قدرت کے عجیب کرشمے دکھلائے بایں ہمہ وجود ان تمام باتوں کے وہ دنیا میں پست حالت میں رہا اس کی پستی اور غریبی ضرب المثل تھی۔ اُس نے بلند آواز سے خود اسبات کا اظہار کیا۔ کہ جانوروں کے لئے گھونے اور ہوا کے پرندوں کے لئے بسیرے ہیں پر ابن آدم کے لئے جگہ نہیں کہ جہاں اپنا سر رکھے۔ نہایت تعجب کی بات اور ایک عجیب وحیرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ خالق دنیا اور کلمتہ اللہ بلکہ روح اللہ ایسا کم قدر درجہ اختیار کرے اور دنیا میں ایسی گری ہوئی حالت اختیار کرے اور ایسا بے حقیقت گنا جاوے! یہ سب بھید کی باتیں ہیں اور ہم پورے طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ان کا اصل مطلب اور غرض کیا تھی اور کیوں ایسا ہوا!

لالہ ہنس راج صاحب نے آریہ سماج لاہور کے روبرو دینی گفتگو کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بطور لیکچروں کے کسی ایک آریہ اخباروں میں نکل چکا ہے اس کا عنوان "دھرم پرچار کے سادھن" ہے۔ دوسرے لیکچر میں دین عیسوی کے متعلق لکھا گیا ہے اور اس میں چھوٹی چھوٹی سُرخیاں دیگر مثلاً "عیسائی مذہب کس طرح پھیلا"۔ "مسیح کی پوزیشن"۔ "مسیح کے پرچار کے طریقے"۔ "روح اور حق اور زندگی میں ہوں"۔ چاہیے تھا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ یہ فقرہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا تھا "میں پھر آونگا"۔ "سینٹ پال" وغیرہ وغیرہ۔ یہ طول طویل مضمون ہے۔ ہم خوش ہیں کہ لالہ صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے اکثر لوگوں کے لئے یہ واقفیت پیدا ہونے کا اچھا سبب ہوا اور لالہ صاحب نے کوئی بے جا حملہ دین عیسوی پر نہیں کیا ہے۔ بلکہ تمام تواریخی حال بیان کر دیا ہے جس سے انہوں نے گویا دین عیسوی کی منادی کی ہے۔ اس کے بعض بیانات بہت اچھے ہیں مثلاً "گنگالوں میں کام" اور "غریبوں کا مذہب"۔ غرض تمام بیان قابل قدر ہے اور لائق وفائق لالہ صاحب نے دیگر آریوں کی طرح پر عیسائی مذہب پر بے جا حملے نہیں کئے ہیں اور جو کچھ لکھا ہے سو چند باتوں کے ہمارا اُن کیسا تھ اتفاق ہے۔ آخر میں لالہ صاحب نے دو لڑکوں کا حال لکھا ہے جو اکسفورڈ کے کالج میں پڑھتے ہیں اور دینی خدمت میں حصہ لیتے ہیں۔ کاشکہ آریہ صاحبان ایسی ہی طرح کے آدمی ہوتے جیسا کہ لالہ صاحب ہیں تو ملک کو بہت فائدہ پہونچاتے۔

گذشتہ ہفتہ میں مشن ہائی سکول کا پرایز ڈے کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا جناب پادری جے۔ سی آر۔ یوانگ صاحب پرنسپل فورمن کالج لاہور جو اُستاد کے معزز عہدے پر بھی ممتاز ہیں۔ اس جلسے کے صدر نشیں ہونے کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ جو وقت مقررہ پر حاضر ہو گئے اور انہوں نے اپنے دست مبارک سے طلبا کو انعام تقسیم کئے اور اسکول کی مختلف جماعتوں کے چیدہ چیدہ لڑکوں کے حاضرین کو اپنی اشعار اور گفتگو انگلش اور کھیلوں سے بہت محظوظ کیا۔ اور آخر کار میر مجلس صاحب نے ایک پرجوش تقریر کی۔ جس سے سامعین پر بہت عمدہ اثر ہوا۔ مگر کچھ بارش نے اس جلسے کو کچھ نقصان پہونچایا۔ مگر اپنی طرز کا یہ جلسہ اعلیٰ تھا۔ اور تمام انتظام پورے لائق وفائق ہیڈماسٹر صاحب مسٹر بہاری لعل کی خوبی لیاقت کا اظہار کر رہا تھا۔

بھارت ورش کے پرسِدھ مسیحیوں کا جیون ورتانت

The Sketches of Indian Christians

اس نام کی کتاب ہندی زبان میں فی الحال کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یونائیٹیڈ پراونسز برانچ کی طرف سے شایع ہوئی ہے اس میں ہندوستان کے چند بڑے مشہور و نامی گرامی مسیحی اشخاص کی مختصر سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں اور دو مشہور مسیحی خاتونوں کا مختصر حال بھی درج ہے۔ یہ وہ مشہور و معروف صاحبان ہیں جنکے نام نامی ہم فخر سے لیتے ہیں جن کا وجود مسیحی کلیسیا کے لئے باعث فخر ہے۔ اگرچہ وہ اس دنیا میں اپنا سفر پورا کر کے ابدی آرام میں داخل ہو گئے ہیں۔ مگر تاہم وہ زندہ گواہ ہیں۔

(۱) رلا رام صاحب۔ (۲) گورچرن بوس صاحب۔

(۳) رام چندر بوس صاحب ایم اے (۴) پروفیسر رام چندر بوس صاحب

(۵) لال بہاری دے صاحب (۶) ستھرا ناتھ بوس بی۔ اے بی۔ ایل

(۷) ڈاکٹر کرشن موہن بنرجی صاحب۔

(۸) پنڈت نیل کنٹھ شاستری صاحب

(۹) ستیانند ہان صاحب۔

(۱۰) انمبا بائی صاحبہ زوجہ ستیانند ہان صاحب

(۱۱) مس لیلاوتی صاحبہ۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس کتاب کا اردو ایڈیشن بھی جلد شایع کیا جاوے تاکہ اس ملک کے لوگ ان مندرجہ بالا صاحبان کی مبارک زندگیوں سے فائدہ حاصل کریں۔ بشرط فرصت صاحبان موصوف کا یہ بیان ہم نورافشاں میں بقدر گنجائش درج کرینگے۔ کیونکہ ان کے مسیحی ہونے کے عجیب بیانات ہیں جن سے ناظرین نورافشاں ضرور فائدہ حاصل کرینگے اس کتاب کی قیمت ۲ر ہے اور مجلد کی ۳ر۔

ریویوز

رشیوں کا دیس — اس نام کی کتاب کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے ہندی زبان میں شایع کی ہے جس میں آریونکے آغاز اور اُنکے دیگر احوال کو بڑی تفتیش کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور تمام حالات بے کم و کاست ایسے بیان کئے ہیں کہ پڑھنے سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ ہندوستان میں آریوں نے کس طرح سے اپنا دخل اور انتظام جمایا اور کار نمایاں کئے اور کس طرح سے بڑھے اور گھٹے اور بعد میں اُن کا جو حال ہوا وہ سب ظاہر ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب دیکھنے کے لائق ہے۔ اگرچہ دوسری اور کتابیں اس مضمون پر ہیں۔ پر ہندی میں یہ کتاب بہت مفید لکھی گئی ہے۔ جو زنانہ مدرسوں میں بھی پڑھانے کے لئے نہایت مفید ہے۔ چاہئے کہ مشن زنانہ اسکول میں فوراً یہ کتاب مروج کی جاوے۔ اس کی قیمت صرف ۲ر ہے جو سوسائٹی موصوف سے مل سکتی ہے۔

پنڈتا رامابائی کا جیون ورتانت — Autobiography of Pandita Ramabai — اس نام کی کتاب کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یونائیٹڈ برانچ نے شایع کی ہے جو ہندی زبان دحروف میں ہے۔ اس میں پنڈتہ رامابائی کا نہایت عجیب و غریب اور دلچسپ بیان درج ہے جو اُنکی اپنی قلم کا لکھا ہوا ہے۔ ہندی خوان ناظرین کے لئے یہ ایک بہت فایدہ مند رسالہ ہے اس کی قیمت صرف ار ہے جو سوسائٹی مذکورہ سے مل سکتا ہے۔

خرشتیہ پرشن اُتر — اس نام کی کتاب بھی اسی کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے ہی شایع کی ہے۔ یہ عمدہ سوال وجواب کی ایک مختصر سی کتاب ہے جو بچوں کے پڑھنے کا رآمد ہے قیمت ۲پائی ہے

مس سلین کیلر — یہ رسالہ بھی ہندی زبان میں کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شایع کیا گیا جس میں مس سلین صاحبہ کا عجیب احوال بیان کیا ہے لڑکیوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت صرف ار ہے جو سوسائٹی مذکورہ سے مل سکتا ہے

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: — برخلاف اسکے قریش قرآن کے نزدیک (مطلب ہے مسیحیوں) بالکل بے قصور اور مظلوم ہیں اور مسلمانوں کو عجیب عجیب ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

اقول: — اگر بہ نظر انصاف دیکھا جائے تو سچ مچ مسلمانوں کے مقابلے میں قریش مظلوم ٹھہرینگے۔ کیونکہ اول سختیں اور ظلم اور ضد اور تعصب میں آکر مسلمانوں کی طرف ہی سے شروع ہوئے۔ کیا قریش اپنا بچاؤ نہ کرتے؟ ذرا اُن کی حالت کا مسلمانوں کی حالت سے مقابلہ کر کے دیکھو تو صاف معلوم ہو جاویگا کہ دراصل حقیقت کیا ہے جیسا کوئی کریگا ویسا ہی اس فعل کے لئے اُس کو نام دیا جاویگا کوئی جھوٹا نام کسی کو کوئی دے ہی نہیں سکتا۔

قولہ: — کاش کہ مسیحی صاحبان کے دل میں رائی بھر بھی انصاف ہوتا۔

اقول: — افسوس کہ ایڈیٹر صاحب عیسائیوں کو انصاف سے خالی بتاتے ہیں پر انواع و اقسام کی لڑائیوں اور خونریزیوں اور کشت و خوں کے معرکوں کو صاف بھول جاتے ہیں جنکے بیانات سے صفحوں کے صفحے بھرے ہوئے ہیں۔ اور جب عیسائی صاحبان ان کو بے جا بتاتے ہیں۔ تو وہ انصاف سے خالی ٹھہرتے ہیں۔ اور قریشیوں کی بردباری اور ظلموں کا بیان کر دینے سے عیسائی انصاف سے خالی سمجھے جانے کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ یہ تو خوب انصاف ہے!

قولہ — وہ انہی دردانگیز الفاظ پر غور کرتے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے بلا کسی بناوٹ اور تکلف کے اُس وقت نکلے۔ جب اصحابہ آپ کے چہرہ مبارک سے خون کو دھو رہے تھے۔ کیونکہ وہی الفاظ اس امر کے فیصلہ کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے نزدیک کافی ہیں کہ فریقین میں سے کس کی طرف سے زیادتی تھی جب آپ کے زخموں کو دھویا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کیف یفلح قوم خضبوا وجہ نبیہم و ہو یدعوہم الی ربہم (ابن ہشام۔ بیان غزوہ احد) یعنے وہ قوم کس طرح بامراد ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرے کو اُسی کے خون سے رنگ دیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ اُن کو اُنکے رب کی طرف بلاتا ہے۔

اقول — اول تو اوپر بتلائی ہوئی وجہ ہی درست نہیں ہے یہی امر تو بحث طلب اور فیصلہ طلب ہے۔ پھر صاف تو یہ وجہ تھی کہ قریشوں کیساتھ جنگ کیا جاتا تھا جسکے عوض میں وہ جنگ کرتے تھے۔ اُس کو دین کا سبب اور وجہ بتانا درست معلوم نہیں ہوتا پھر اگر دین کا معاملہ تھا تو پیچھا پیکر چھوڑ دینا واجب نہیں ٹھہرتا۔ رب کی طرف بلانے کا یہ اچھا طریقہ تھا کہ تلوار چلا کر رب کی طرف بلایا جاتا تھا!

قولہ — اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لئے نہیں لڑتے تھے۔ کہ آپ نے اُن سے پہلے جنگ چھیڑ دی تھی۔ بلکہ اُن کی لڑائی کی بنا اُس عداوت پر تھی جو شریر لوگوں کو ہمیشہ اپنے انبیا کیساتھ ہوتی ہے۔

اقول — دین کے معاملے کے لئے قریش بالکل نہیں لڑتے تھے کیا وہ ایسا دعوے کبھی کرتے تھے۔ یہ تو ان پر ناحق کا بہتان لگانا ہے۔ اگر وہ ایسا کبھی دعویٰ کرتے تھے تب تو آپ کا کہنا بجا ہے۔ ورنہ اُن کی لڑائی تو مسلمانوں کی لڑائی کا جواب دیتے تھے۔ اور مذہب سے اُن کو کچھ سروکار نہ تھا۔ افسوس ہے کہ ایڈیٹر صاحب صرف دعویٰ ہی دعویٰ پیش کر دیتے ہیں اور اُس کا کچھ ثبوت درج نہیں کرتے۔

باقی آئیندہ

اقتباس

امریکن بورڈ آف فارین مشنز کا شروع

ناظرین یہ سنکر متعجب ہونگے کہ مندرجہ بالا دنیا کی سب سے بڑی بشارت کی جماعت یا سوسائٹی کس طرح بنی۔ ایک لڑکا موئیل جے ملس نامے تھا۔ جس کی والدہ نے اُسکو بچپن ہی سے نذر گزران دیا تھا کہ وہ خدا کا خادم ہو۔ اور یہ بات اس جوان کو بھی معلوم تھی اور جب جوان ہو کر وہ مسیحی ہوا تو اُس کو اپنی والدہ کی منت یاد آئی اور اُس پر اُس نے خیال کیا کہ وہ کسی غیر ملک میں خدا کی بشارت دینے کا کام پھیلاوے۔ اور اس خیال سے متاثر ہو کر اُس نے اپنے چند ایک ہمخیال نوجوان جمع کئے اور کل وہ نوجوانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اس بڑے کام کے لئے انتظام سوچنے کو کھلے میدان میں جمع ہوئے پر آندھی اور طوفان کے آجانے پر وہ ایک دوسری جگہ جمع ہوئے اور رفتہ رفتہ یہ خیال زیادہ مضبوط ہوتا گیا اور آخر کار اُن پانچ سے بڑھتے بڑھتے **امریکن بورڈ آف فارین مشنز** قائم ہوا جس نے دنیا میں وہ کام شروع کیا جسکے وسیلے سے تمام ملکوں میں کلام الہٰی کی بشارت پھیل گئی اور اب کوئی ملک ایسا نہیں کہ جہاں اس بورڈ کا کام نہیں ہے۔ بکروڑہا روپیہ سالیانہ خدا کے کلام کے پھیلانے کے لئے اس بورڈ کی طرف سے بہت سے ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں اور اس کی شفین کرہ زمین پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور لاکھہا آدمی اس کی مالی امداد سے دینی فوائد حاصل کر چکے ہیں اور اب کر رہے ہیں۔ یہ خدا کی قدرت کے عجیب کرشمے ہیں۔ ایسے کاموں میں اس کا قوی ہاتھ نظر آتا ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

میں حاضرین کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ قرآن عربی سے حضرت محمد کے عقیدے کی تلاش کریں جو مصنف قرآن نے ظاہر فرمایا ہے۔ اور چند ایک آیات نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں جن سے قرآن عربی کی بابت حضرت محمد کا عقیدہ ظاہر ہوتا ہے۔ لکھا ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ ۔ ھود ۲ رکوع۔

وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۞ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۞ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۔

اور قریب تھا کہ وہ تجھہ کو اُس کلام سے فتنہ میں ڈالیں جو ہم نے تیری طرف وحی کیا تھا تاکہ تو ہم پر اُس کے سوائے اس کے کچھ اور بات بنا دے اور تب وہ تجھہ کو دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم تجھہ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تو اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جائے۔ تب ہم تجھہ کو جینے اور مرنے کا مزہ چکھاتے پھر تو ہمارے خلاف کسیکو مددگار نہ پا سکتا۔ بنی اسرائیل ۸ رکوع۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۞ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۔

پس جو تجھہ کو حکم دیا گیا ہے اُس پر تو اور وہ جو تیرے ساتھہ تائب ہوئے ہیں قایم رہیں اور مت سرکشی کرو تحقیق جو کچھہ تم کرتے ہو وہ آگاہ ہے اور ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تم کو آگ پکڑے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر تم کو مدد نہ ملیگی۔ ہود ۱۰ رکوع۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۔

اور رسولوں کے قصّوں میں سے ہم تجھہ پر بیان کرتے ہیں تاکہ ان سے تیرا دل قایم کریں۔ اور ان میں حق و نصیحت مومنین کے واسطے آچکی ہے۔ ہود ۱۰ رکوع۔

فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ ۔ یونس ۱۰ رکوع۔

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۔

پس تو اس کی طرف سے شک میں مت پڑ تحقیق وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ہود آیت ۱۷۔

ان مثالوں میں ہمیں قرآن عربی کے ملہم کا قرآن عربی کی بابت اعتقاد و یقین دکھایا گیا ہے کہ آپ قرآن عربی کے حق الیقین ہونے کا اعتقاد نہ رکھتے تھے۔ اور نہ آپ کو اپنے ملہم ہونے کا یقین تسلّی دیتا تھا۔ درحالیکہ آپ کو اس کے کامل تسلّی ہونی ضرور تھی پر نہ ہوئی تھی۔ بخشبہ پر شبہ اور شک پر شک آپ کو ستاتا تھا اور مصنف قرآن کی طرف سے تسلّی پر تسلّی دیجاتی تھی۔ تاکہ آپ کا دل قرآن کی حقانیت میں ثابت ہو پر خدا جانے کہ آپ کے شبہ کس بلا کے تھے کہ کبھی آپ کو قرآن عربی کے بعض حصّے کی مخالفت پر ابھارتے تھے۔ اور کبھی سرکشی کرنے کی طرف مائل کرتے تھے۔ اور کبھی آپ کے سینے کو تنگ کرتے۔ باقی آئندہ۔



ایٹی جیٹڈی قصبہ کی عجیب کہانی

ایکیمیٹ ان سب باتوں کو سُن رہا تھا۔ اور گو وہ سرکاری ملازمت پر چلا بھی گیا تاہم اُس کا دل اپنے ہی قصبے میں واپس آجانیکا فکرمند رہا۔ اور چاہا کہ سرکاری نوکری سے مستعفی ہو جائے ایک روز اُس نے ایک ماتحت افسر سے کہا کیا میں سرکاری نوکری پر ہمیشہ رہنے کا پابند ہوں۔ جواب ملا کہ تم تعلیم فضل ہو اور نہ یہاں پڑے رہنے کے پابند ہو۔ اِس سے وہ خوش ہوکر نوکری سے مستعفی ہوکر میرے پاس چلا آیا اور استاد ہونے کی درخواست کی۔ میں نے اُس سے کہا کہ تنخواہ کا فیصلہ کیونکر کریں۔ تم تو ہوا کھاکر کچھ زندہ رہ نہیں سکتے ہو اور مجھے معلوم ہو کہ سرکاری ملازمت میں تمہاری تنخواہ معقول ہوگی۔ اُس نے کہا کہ میں سرکار میں ۸۰۰ روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا تھا۔ اور تحقیقات کرنے سے اُس کی صداقت کی تصدیق ہوگئی۔ نیز جلد ہی ترقی ہونیوالی تھی۔ میں نے کہا کہ میں تم کو یہ تنخواہ کسی طرح سے دے نہیں سکتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا کہ میں آپ سے اس قدر نہیں طلب کرتا۔ لیکن اگر آپ مجھے نوکری دیں اور میرے ہی قصبہ میں کام کرنے دیں تو ۳۰۰ روپیہ سالانہ منظور کر لونگا۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو مذہب کی پوری روشنی۔ پوری آزادی۔ اور خاص دلی مرضی سے رضامند ہیں کہ مسیح کے لئے ایسی قربانی نذر گذرانیں۔ ہاں اُس لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ آج اُس نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور کل صبح ۹ بجے مسیحی خدمت میں مشغول تھا۔ شروع میں سات لڑکوں سے اُس نے مدرسہ کھولا کیونکہ ہی لڑکے سردار کی طرف سے مدرسہ جانے سے ڈرتے تھے۔ مگر دو ہی برس کے عرصہ میں اُس کے پاس ایکسو لڑکے لڑکیوں سے زائد تھے۔ اور جب انسپکٹر صاحب نے آکر امتحان لیا تو کہنے لگے کہ میں نے بخوبی اس مدرسہ کا امتحان لیا اور ایک بھی ناکامیاب نہ ہوا اور اس مدرسہ کی بڑی تعریف کی۔ اس سے ماہ پیشتر میں ایکیمیٹ کی نسبت میں سب انسپکٹر صاحب سے گفتگو کرچکا تھا۔ اب مجھ سے کہنے لگے کہ تم تو کہتے ہو کہ ایکیمیٹ صرف تیسری جماعت تک پڑھا ہوا ہے میں رشتہ تعلیم کے افسر اعلیٰ کو لکھونگا کہ ایکیمیٹ کو اس علمی لیاقت اور کامیابی کے صلہ میں تعلیم یافتہ اُستاد کی سند عنایت ہو نہ صرف ایکیمیٹ سکول ہی کا کام کرتا مگر اتوار کو عبادت بھی کرتا۔ اور ہر اتوار کو عبادت میں ۴۰ آدمی اسی چھوٹے گرجہ میں جمع ہوکر ایک پاک طریقہ پر خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ علاوہ بریں خواہ خود یا بعض دیگر جوان دوسرے گرد نواح کے گاؤں میں اتوار کو سہ پہر کے وقت جاکر دیہاتیوں میں عبادت کرتے ہیں۔ خدا نے اُن عبادتوں کو قبول فرمایا اور ان پر ایسی برکت بخشی کہ جب ہم آخری دفعہ دورے سے واپس آئے تو ایک مقام بنام اڈوڈوما میں دیکھا کہ یہاں کے جوان انجیل کی زیادہ روشنی حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے اپنے گاؤں کے ایک طرف زمین کا ایک بڑا قطعہ صاف کیا تھا۔ اور اُس پر وہ ایک اتنی بڑی عمارت تعمیر کرنی چاہتے تھے جسکے اندر ۵۰۰ خواہ ۶۰۰ آدمیوں کی سمائی ہوسکے۔ پہلے ہم نے یہاں ایک چھوٹا مدرسہ جاری کیا۔ مگر جب وہاں سے واپس آئے تو تقریباً ۱۵۰ لڑکے یہاں موجود تھے اور ایک ۴۰۰ (چارسو) آدمیوں کی کلیسیا بھی اس جگہ موجود تھی۔ کچھ ہفتوں کے بعد یہاں سے کچھ جوان آدمی اور عورتیں اٹی جیٹڈی میں آئے اور درخواست کی کہ کسیکو ہمارے قصبہ میں بھیج دو تاکہ ہم کو شام کے وقت پڑھنا سکھادے کہ ہم اچھی طرح سے خدا کے گھر میں اُس کی عبادت کرسکیں۔ اور استاد کو جو اُن کے قصبہ میں جاوے ۶ روپیہ ماہوار۔ مکان رہائش مفت۔ اور کچھ زمین کاشت کرنے کے لئے دینے کو خوش تھے۔ اس درخواست کے ایک روز کے بعد دو جوانوں نے اپنے کو اس خدمت کے لئے وقف کردیا جن کی خدمات منظور کی گئیں۔ اور وہ Ada dama ہوکر کام کرنے لگے۔

باقی آئندہ

ویدوں کی اصل

دیباچہ معلوم ہوتا ہے کہ ویدک زمانے کے بعد ہی ویدوں کی اُتپتی یا اصل کی بابت طرح طرح کے خیال پیدا ہو چکے تھے۔ چنانچہ رگوید کے دسویں منڈل میں یجروید کے تتمہ حصہ میں اتھرووید میں اور مختلف براہمن تصنیفات میں ایسے ایسے خیال پائے جاتے ہیں۔ سو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ پرانک زمانے کے بزرگوں نے ان کی پیروی کی اور زمانہ حال کے پنڈت لوگ بھی ان کی تقلید کرتے ہیں ان دنوں میں مغربی علما جس طرح اور اور قدیم تصنیفات کے جانچنے میں تواریخی نکتہ چینی (Historical Criticism.) کو کام میں لاتے ہیں۔ اسی طرح ہر قوم کی قدیم دینی تصانیف کے پرکھنے میں بھی تواریخی نکتہ چینی ہی کی پیروی کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے دیس کے پنڈتوں نے اس اصول کو اب تک نہیں سمجھا۔ اس لئے وہ مذہبات کی تحقیقات میں تواریخ کی نسبت فلسفانہ جستجو یا لفظی تکرار کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ویدوں کی اصلیت کی تحقیقات میں بھی اپنے فلسفانہ قیاس ہی کو دوڑایا ان دنوں میں جو نئے ہندو پیدا ہوئے وہ بھی اس امر میں پرانے ہندوؤں سے بہت آگے نہیں بڑھے۔ چنانچہ ان دنوں میں ایسے بہتیرے تعلیم یافتہ ہندو نظر آتے ہیں۔ جو یورپین سنسکرت دان عالموں کی تصنیفات سے جو تواریخی نکتہ چینی کی بنیاد پر لکھی گئیں۔ بہت خوف کھاتے ہیں اور ان کو پڑھے بغیر ہی ان پر فتوے لگاتے ہیں کہ سب غلط ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے اس مضمون میں یورپین علما کی رائے چھوڑکر انہیں محققوں کے خیالات پر تھوڑی دیر کے لئے غور کرینگے۔ جس حال ان دنوں میں سوامی دیانند سرستی نے دوبارہ اس دیس میں وید ودیا پھیلانے کا دعوے کیا سو اس مضمون کے بیان میں ہم انکے خیالات کو مدنظر رکھینگے +

کیا وید الہامی ہیں؟

(۲) لفظ الہام - جو بمعنی وحی ہے۔ اہل ہنود کے محاورہ میں ایک نیا لفظ ہے کیونکہ اُن کے قدیم بزرگ اس لفظ سے واقف نہ تھے۔ تو بھی ان دنوں میں انگریزی تعلیمیافتہ ہنود اس لفظ کو ویدوں پر عاید کرتے ہیں۔ اور ویدوں کو اُس زمرہ میں لانے کی کوشش کرتے ہیں جس زمرہ میں مسیحی لوگ بائبل کو مانتے ہیں لیکن اس امر میں اُن کی بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ:-

(۱) مسیحی لوگ الہام کے ساتھ ہی ساتھ اپنے پاک نوشتوں کے مصنفوں کو بھی مانتے ہیں جو انسان تھے۔ لیکن ہنود کے بزرگوں کے عام خیال کے مطابق وید اپوروشیہ (अपौरुषेय) ہیں یعنی ویدوں کو کسی پُرش (شخص) نے رچا نہیں۔ بیاس رشی اُن کے خیال میں محض وید منتروں کے جمع کرنے والے تھے۔ اُن کے رچنے والے نہیں۔

(۲) مسیحی لوگوں کے خیال میں الہام خدا کی روح کی وہ تاثیر ہے جو پاک نوشتوں کے مصنفوں کو غلطی سے محفوظ رکھتی ہو۔ جس حال اہل ہنود کے بزرگ ویدوں کے کسی مصنف ہی کے قایل نہیں تو اُن مصنفوں کو غلطی سے محفوظ رکھنے کے لئے "اس الہٰی تاثیر" کے بھی قایل نہیں ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ جس کا سر ہی نہیں تو اُس کو درد سر کہاں سے ہوگا؟

باقی آیندہ۔

مسٹر اکبر مسیح مرحوم

دریغا وائے فریادے دریغا۔ دریغا وائے بیدادے دریغا
دریغا بر مشیت اے دریغا۔ دریغا وائے تصادے دریغا

مفارقت زدہ غم ساختہ۔ رنج پرداختہ یعقوب مسیح۔ تجلی کے انتظار میں بے قرار تھا کہ یکایک سیاہ لباس پہنے ہوئے آموجود ہوئی۔ خبر ماتم اثر جانگداز وفات زبدۃ لسکالمین۔ مرد میدان مناظرہ۔ شاہ قلم مسٹر اکبر مسیح لکھی تھی پڑھکر محو حیرت واسنگیر ہوئی۔ کلیجہ پھٹ کر منہ کو آتا تھا چشم شدہ اور حیران ہوگیا کہ یہ کیا وحشت اثر خبر ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر رو دیا۔ اور چارہ ہی کیا تھا بجز صبر و شکیبا علاج ہی نہیں۔ افسوس صد افسوس کہ مسیحیوں کا پیارا۔ دوستوں کا دلارا۔ دلنواز۔ کان محبوبی۔ معدن محبی۔ سچا خدمت گذار مذہب مسیحی جان نثار قوم مجمع اوصاف۔ جامع اخلاق۔ داغ مفارقت دائمی دے گئے۔

جو رنج و غم اس ماتم اثر خبر سے راقم الحروف متاثر ہوا۔ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ اس وقت عجیب عجیب خیالات دل پر گذر رہے ہیں۔ آپ کی صادق محبت جیکہ دل پر نقش ہے آپ کا اخلاق کسی قوم یا مذہب سے محدود نہ تھا۔ بلکہ حسن سلوک احباب و اغیار سے مساوی رہا کسی نے کیا خوب اس موقعہ کے لئے کہا

جدائی تیری کس کو منظور ہے۔
زمین سخت و آسماں دور ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ مولانا مولوی چراغ دین مرحوم جموی کا چراغ تجلی میں آپ ہی کی بدولت مہر نیمروز کی طرح درخشاں تھا مولانا مرحوم آپ کے نادیدہ آشنا تھے۔

آپ میں ہمدردی اور اخلاق حمیدہ کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دشمن بھی مرحبا پکار اُٹھتے تھے۔ جموں میں ایک بیوہ تھی جس کی کئی ماہ تک آپ نے جیب خاص سے پانچروپیہ ماہوار مدد کی۔ جب اُس نے خاوند کرلیا تو بند کردی۔ ورنہ آپ نے اُس کی امداد کا وعدہ تا بحیات خود دے لیا تھا۔

بلاریب یہ صدمہ جانکاہ ایسا نہیں کہ عمر بھر فراموش ہوسکے یا صبر و شکیب کے بس میں آسکے۔

بس خداوند کو یوں ہی پسند آیا کہ ہمارے اس پیارے بھائی کو اس محن خانہ سے رہائی دے کر ابدی آرام میں داخل کرے۔

آخر میں اسکی پاک درگاہ میں التماس ہے کہ اسکے تمام دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کو توفیق صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

الراقم غمخوار غمگسار دلدادہ یعقوب مسیح مقام جموں

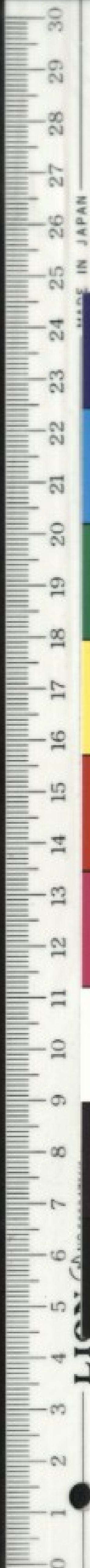
اسرارِ عشق

نمبر ۲

بدرک سرِ تثلیث الٰہی نرا ثمے خالی
ہمہ اسرارہائے نیچر فہمیدہ گویا

مذاہب دنیا وادیاں اقوام کا مدعا ایک ہی ہے جو تمام ایک لفظ میں ادا ہو جاتا ہے یعنے خدا۔ اسی ایک مدعا کے حاصل کرنے کے واسطے تمام جھگڑے فساد بحثیں۔ مباحثے شبانہ روز عالم میں لگے رہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ مخالف مذاہب کے مخالفانہ جنگ وجدل ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی مذہب کے مختلف فریق اور فرقے لڑتے مرتے رہتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسی بے ہودہ باتوں پر کہ جنکو اہل نظر ایک نظر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ چہ جائے کہ اُن پر شک و یقین کا گمان بھی کریں۔

صاحبان بصیرت تو اُن کو صرف بازیچہ طفلان سمجھتے ہیں۔ جیسے اکثر بچوں کے کھیل میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ چند بچے ٹھیکریاں کوڑیاں یا مٹی لے کر کھیلتے ہیں۔ کھیلتے کھیلتے اُنہی چیزوں پر جھگڑنے لگجاتے ہیں۔ گالی گفتار۔ مار کٹائی۔ گتھم گتھا تک نوبت پہنچتی ہے بعینہٖ یہی حال اہل دین کا ہے۔ مثلاً بدھ ازم۔ اور ہندو ازم۔ کے فساد۔ اسلام اور بت پرستوں کے کشت و خون۔ اسلام ہی کے اندرونی جھگڑے۔ شیعہ اہل سنت جماعت۔ اہل حدیث وغیرہ مسیحیت کے تفرقہ پرداز فرقوں کے فساد مثلاً پروٹسٹنٹوں اور رومن کیتھلک کے مذہبی جنگ۔ ان بھلے لوگوں سے کوئی پوچھے کہ کیوں لڑتے مرتے ہو۔ جبکہ ہر ایک کا مدعا خدا ہے۔ تو یہ شور و شر کیسے۔ یہ لڑکپن نہیں تو کیا ہے؟ رسول پولوس بھی مسیحی ہونے سے پیشتر انہی جنگ وجدل میں مصروف تھا۔ مگر جب اُس کی آنکھیں کھلیں اور حقیقت معلوم ہوئی تو اول وہ اس اسرار حقیقی کو بیان کرکے فرماتا ہے۔ کہ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں ہی کی سی طبیعت تھی۔ بچوں ہی کی سمجھ تھی۔ لیکن جب جوان



ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کردیں۔ؔ

بچپن کی باتیں ناقص عقل اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے مضحکہ ہوتی ہیں۔ قریب قریب مذاہب کی یہی حالت ہے۔ مذاہب ہی اُن کے بیت و رسم طریقے آداب وانیاں خرمہرہ اور ٹھیکرا کے نباد فساد ہیں۔

اب خیال فرمائیے کہ تمام دنیا کے بُت پرست موحدین و ملحدین مسیحیوں پر یہ طعن رکھتے ہیں۔ کہ یہ لوگ تین خداؤں کے ماننے والے۔ اور صلیبی کفارہ کے معتقد ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں سخت جہالت کی ہیں کس قدر دونوں طرف سے قسلمی جنگ ان مسائل پر جاری ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آتے اور نہ ختم ہونگے۔ کیونکہ دونوں طرف کے جھگڑنے والے اپنی اپنی عقل سے کام لے رہے ہیں۔ اپنے اپنے علم کے جوہر دکھا رہے ہیں حقیقت سے بے بہرہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مذہب کے بندے اور کلیسیائی رسوم کے پابند میرے ان خیالات سے اتفاق نہ کرینگے۔ اگر کافر کا خطاب نہ دینگے۔ بدعتی تو ضرور ہی کہدینگے۔

جھگڑا جتنا چاہو بڑھاو۔ لیکن بقول سائیں بُلھے شاہ **گل مُکایاں مکدی اے**۔ سنو سنو۔ کافر کہنے کے واسطے جلدی نہ کرو خدا کو دین کی مطلق پرواہ نہیں خُدا نے دین کو برباد کر دیا۔ اگرچہ خود بڑے شان و جلال کے ساتھ موسیٰ کو بخشا۔ مگر جب حقیقت اُس میں سے پیروان دین نے چھوڑ دی تو خدا نے سب کچھ تباہ کر دیا۔

وہ حقیقت ہے **خدا**۔ اب ذات خدا کیا ہے۔ نور ہے۔ روح ہے۔ خیال ہے۔ یہ کیا عقل کے ڈھکوسلے ہیں۔ کوئی بشر نور کے جلوے کی تاب لا سکتا ہے۔ نہ روح کو حواس خمسہ سے مس کر سکتا ہے۔ نہ خیال کی تہ کو پہونچ سکتا ہے رسول فرماتا ہے کہ **خدا محبت ہے**۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو نہ خشک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ محبت میں سے سوائے محبت کے اور کچھ نہیں نکل سکتا چونکہ ان مذاہب میں فساد و جنگ کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے وہاں خُدا نہیں۔ پس عدم وجود برابر ہے۔ بلکہ اُن کا عدم بہتر سمجھنا چاہئے تالوث مبارک حقیقی محبت (خُدا) کا ظہور ہے۔ نہ صرف عشق الٰہی کا۔ بلکہ عشق کا ظہور ہے۔ یہ سر ہے۔ چونکہ یہ سر عشق الٰہی ہے اس لئے یہ عشق ہی کی عینک سے دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے عشق کو عقل کے ساتھ کیا واسطہ ہے محبت کو علم کے دلائل سے کیا تعلق۔ محبت سب کچھ باور کرتی ہے محبت ہی سے ظہور حق دنیا میں ہوا عقل و علم سے تو یہ ظاہر ہوا۔ کہ:ع

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا

جس کا نتیجہ بت پرستی ہوا لیکن محبت (عشق) کا ظہور جو تالوث مقدس کے ذریعہ ہوا۔ جیسے حقیقی موحدین (یعنے عاشقان اللہ) کی ایک جماعت جس کا شمار سوائے کاتب تقدیر کے کوئی نہیں جانتا۔ دنیا میں پیدا ہو گئی۔ اگرچہ اُس کے خط و خال تمام مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ مگر اُس کا پورا دفتر صلیب کی دو نو قبیوں کے اندر ہے۔

تالوث اور کفارہ کا بیان اگلے نمبروں میں کرونگا بشرط زندگی فی الحال میں اپنے مضمون کو اس بند پر ختم کرتا ہوں۔ ہم نے نورافشاں کے باقی آئندہ کے سلسلہ پر پڑ کر مضمون کا لطف نہ جاتا رہے۔

میری یہ بات یاد رکھنا۔ اور اُس کے اندر ہی میرے مضمون کو پڑھنا۔ ورنہ آپ اس سے کچھ حاصل نہ کرینگے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسیحیت دین نہیں۔ وہ صرف **مسیح** ہے۔ جو ظہور عشق ہے اور عشق خدا ہے۔

عشق بالاز عقل و دیں دیدم۔ خالی از شک و زیقیں دیدم
فانی از خویش باش تا برہی۔ راہ نزدیک تر ہمیں دیدم۔

راقم
بیکسے عقل سرکشی تمام۔
گردش روزمے طناب بیار۔
بقلم واعظ ارشان

ع١ ا قرنت ١٣: ١٠

این چہ شوریست کہ در دور قمرے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شرے بینم

٨ جولائی کے پیپر میں مسٹر رام لعل ہیڈ ماسٹر آلورنے زمانہ موجودہ کے نوجوانوں کی حالت (حقیقت) کا فوٹو کھینچا ہے۔ چونکہ وہ ماسٹر ہیں۔ اُن کا تجربہ ہم سب سے زیادہ ہے اُن کی تحریر پر کہ شک آرو کا فرگروہ شک کرنا مناسب نہیں ممکن ہے کہ بعض مادر پدر آزاد جوان ایسے ہوں جو اپنے آپ سے باہر ہو کر رعونت سے اپنے عزیزوں۔ بزرگوں اُستادوں۔ والدین کو حقیر و ناچیز سمجھتے ہوں۔ مگر ہم مسیحی نوجوانوں سے ہرگز ایسی اُمید نہیں رکھ سکتے۔ خدا کے فضل سے ہمارے جوان جو اچھی صحبتوں اور مسیحی تعلیم سے بہرہ یاب ہیں۔ وہ غریب بتیں خدمت گذار نیم حضور۔ والدین کے تابعدار۔ رشتہ داروں کے جان نثار۔ پانچوں اُنگلیاں برابر نہیں۔ سب کو ایک ہی رسّے سے باندھنا۔ اور جوانوں پر بہتان لگانا ایک سکول ماسٹر کی شان کے خلاف ہے۔ ماسٹر صاحب کو شاید کوئی ایسا جوان ملا ہوگا جس میں یہ سب شرمی عیب موجود ہوں۔ جنکی فہرست آپ نے شائع کی ہے۔ ہمارے پنجاب کے نوجوان مسیحی خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ والدین کے فرمانبردار۔ دین کے عزت مند قابل نمونہ ہیں۔ اگر ایک آدھ ناخلف حد سے باہر ہو گیا تو یہ النادر کالمعدوم کی مثال ہے۔ ایسا پنجاب سے بھاگ نکلتا ہے۔ کیونکہ چاروں طرف سے اُس پر شرم کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ میں بھی ایسے ایک نوجوان کو جانتا ہوں جس نے اپنی بیوہ ماں اور یتیم بہن بھائیوں کی مطلق پرواہ نہ کرکے جورو کی غلامی میں پنجاب کو خیرباد کہکر ریاست میں جا ڈیرا لگایا کہ کلیسیا کی سزا اور دوستوں کی شرم سے بچا رہوں۔ والدہ اُس کی اپاہج مصیبت زدہ۔ تین بھائی یتیم تعلیم کے محتاج یہ ناخلف اپنی انگریزیت کی وضع میں ایسا غرق کہ نہ دنیا کی شرم نہ والدہ کا لحاظ۔ والدہ پر جوتی اُٹھانے سے باز نہ آیا۔

ایسے بے حیا جوان پھر منہ دکھانے کے قابل نہیں ہونگے۔ اسی لئے وہ اُس ناخلف فرزند کی طرح غیر ملک میں چلا گیا۔ اُمید ہے کہ کسی دن وہ توبہ کریگا۔ ایسے جوان باعث عبرت ہیں۔ مناسب ہے کہ ایسے ایسے جوانوں کے حالات اور اچھے نیک بخت فرزندوں کے بیانات گاہے گاہے نور افشاں میں شائع ہوا کریں کہ دوسرے جوانوں کو فائدہ ہو۔ راقم اے۔ ایم۔ سوئیل از ملتان

نظم

کہتے ہیں لوگ مجھ سے شہنشاہ گزر گیا
پردے میں مری دہر سے کوچ کر گیا
موجود وہ اپنے لوگوں کے دلوں میں ہے وہ سدا
ایسے کو کہنا چاہئے ہرگز نہیں موا
ہاں وہ چلا گیا ہے کہ زندہ رہے ہمیشہ
جنات کے یقیں میں کرتا ہے پیش کش
مالک کے اب حضور میں ہے نیکو نام دوام
بیشک چلا گیا ہے شہنشاہ نیک نام
دنیا کے تاجداروں میں ہے استاد شاہ
اسلام بھی اپنے لوگوں کا دیا ہی خیرخواہ
اور سلطنت میں امن کا ہے وہ شہنشاہ تھا
دشمن ہو یا کہ نیک کا ہے وہ معین و یار
خوش ہیں وہ کہ سب ہیں امن و امان سے
مشتاق کشت و خون ہیں اب کل جہان سے
جب حال ہو کہ ایسے شاہ گیا
رعیت کے ابھی دل میں وہ موجود ہے سدا
اہا آپ غور کیجئے ملکہ باوقار
مانند ہے یکسوئی کی جو دعائیں کی یار

غم دل سے اپنے دور کریں یاد کر یہ بات
آگے صرف گئے ہیں شہنشاہ نیک ذات

اے۔ ٹی۔ آر۔ از اجمیر۔

غزل

شراب خانہ خراب

ہوتی ہے بری دوستو عادت شراب کی
رکھو انہیں ہی دینی ہو الفت شراب کی
رائج بار اسکو پئے کوئی اک خوشی
پھر ہوگی بار بار ضرورت شراب کی
گالی گلوچ اور شرارت و شور و شر
جھگڑے کی خاص ہیں یہ اصالت شراب کی
کچھ پڑ کئے بانہیں الٰہی طور سے
ہر جا میں ہو رہی ہے کدورت شراب کی
کر و زیب پہ ہی دعا کی وہ کالج
لعنت کا طوق گھیری ہو عادت شراب کی
ہو شور محور میں کسو کے بانی ہو شراب تعم
باعث عذاب ہوتا ہے صحبت شراب کی

کہتا ہے شرابی کبھی یوں ہوش میں آکر
یارب چھٹیگی کیسے محبت شراب کی۔
وہ مے کو اتنا نشہ کہ نہ لگائیگا۔
پیش نظر ہے جس کی غلاظت شراب کی
واگر کو ز مسیحا ہمیشہ سمجھائیو!
سمجھی ہے اس نے خوب حقیقت شراب کی
ٹامس غیر نگ واگر (میرٹھی)

بے ثباتی حُسن

حُسن و خوبی کا بھی دنیا میں ہے چرچا کیسا۔
اس کا جم جاتا ہے ہر آنکھ پہ نقشا کیسا
اچھے منظر کا ہر انسان شیدا ہے کیسا۔
اس کا حاوی ہے زمانے پہ کرشمہ کیسا
ہو وہ انسان میں یا پھول میں یا پتھر میں
سو لیتا ہے وہ نظارے کو اک منتر میں
یہ تو سب کچھ ہے مگر غور سے دیکھو گے اگر
بدر کی طرح ضیا اس کی بھی ہے چار پہر
کونسا پھول ہنسا باغ جہاں میں کھل کر
آخرش خاک میں جو مل نہ گیا مرجھا کر
عاقبت حُسن کی ظاہر ہے جو کچھ ہوتی ہے
ہر سحر دیکھ لو شبنم بھی روتی ہے
حُسن اک شمع ہے شب بھر کے لئے جس کا ہے نور
ایک شیشہ ہے جو اک ٹھیس میں ہو چکنا چور
خواہ انساں ہو حسیں یا کہ پری ہو یا حور
لکھا ہے حُسن کی پیشانی میں ہونا کافور
بدر کیا چرخ پہ گیسو کے نہ ہو اکمل ہلال
شیشہ وہ کونسا ہے جس میں نہ آیا کبھی بال
چشم و ابرو کی ادا اور وہ مکھڑے کی جبین
گل عارض کی مہک سنبل گیسو کی الجھن
وہ دنداں کی چمک اور شکن چاہ ذقن
لب جاں بخش کا سحر اور قیامت کا چلن
حُسن کا کس پہ سدا رہتا ہے کہیے تو سہاگ
کب ہوا مرثیہ پہ ختم نہ ہو دلکش راگ
کتنے موتی تھے کہ بے آب ہوئے اک دم میں
کتنے ہی گل تھے جو پژمردہ ہوئے عالم میں
کتنے چہرے تھے جو مرجھا گئے سوز غم میں
حیرت انگیز تغیر ہیں غضب کے ہم میں
اس لئے چاہئے ناداں نہ ہو انساں اس پہ
یہ سبق دیکھ کے ہستی کا نظارا یکسر

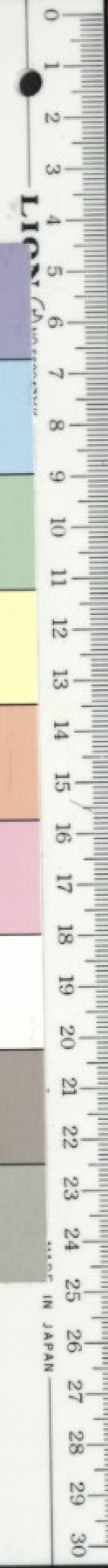
راقم تائب

غزل

ضعیفی میں متبدل ہو شباب آہستہ آہستہ
قضا کی طرف مائل ہو حباب آہستہ آہستہ
نتیجہ ہے گناہ کا موت گو ظاہر ہوا اب ہو گئی
کہ گھن لکڑی کو کرتا ہے خراب آہستہ آہستہ
جدا ستر الٰہی سے تجسم ابن یزداں کا
سمجھ ایماں سے آئیگا جناب آہستہ آہستہ
تعقل جس میں حیراں ہو پریشاں ہو عالم میں
عیاں کرتی حقیقت ہے کتاب[1] آہستہ آہستہ
روئے روشن مسیحا کا جہاں جلوہ دکھاتا ہے
ضلالت کا ہے اٹھ جاتا نقاب آہستہ آہستہ
سعی شوکت کئے جاؤ کہ آساں مشکلیں ہونگی
یونہی ملتا دعا کا ہے جواب آہستہ آہستہ

راقم
گوپی چند شوکت از پکوا
ضلع میرٹھ۔

[1] مراد بائبل سے ہے۔



ملک کنعان کی سیر

یہاں سے سڑک یروشلم سے گلیل کو جاتی ہے۔ اس نے لکھا ہو کہ ضرور تھا کہ وہ سامریہ سے ہوکر جاوے۔ سکم سے شتوشہ ایروشلم طرف چلے راستہ بہت پیچ در پیچ تھا سخت چڑھائی تھی۔ گاڑی قریب پونے گھنٹہ میں پہاڑ کے سر پر پہونچی۔ مگر ہم پیدل ۲۰ منٹ میں اوپر پہونچ گئے یہ جگہ سطح سمندر سے ۲۵۰۰ فٹ بلند تھی پھر ہم کو نیچے اترنا پڑا۔ اس وادی میں بہت پانی کے چشمے ہیں۔ جو ڈاکوؤں کے چشمے کہلاتے ہیں اور وادی کا نام بھی ڈاکوؤں کی وادی ہے۔ یہاں اگر کوئی مسافر ڈاکوؤں کے ہتھے چڑھ جاوے تو اُس کو کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ جب یروشلم ۲۴ کیلو میٹر رہ گیا تو ہم کو دور سے بیت ایل نظر آیا۔ جہاں حضرت یعقوب نے خواب دیکھا تھا۔ جبکہ وہ اپنے ماموں لابن کے ہاں جا رہا تھا۔ ۱۰ کیلو میٹر پر سے ہم کو یروشلم نظر آنے لگا۔ (یاد رہے کہ ایک کیلو میٹر ایک ہزار گز کا ہوتا ہے) ۸ دسمبر ۱۹۰۹ء قریب شام کے ہم یروشلم کے قریب پہونچے۔ شہر صفائی سے نظر آنے لگا گھروں کے چراغ اور روشنیاں دکھائی دیں۔ رات کو ہم ایک ہوٹل میں جا کر ٹھہر گئے۔ صبح اُٹھکر میں چرچ مشنری سوسائٹی کے سکرٹری صاحب سے ملنے کو گیا۔ وہ بڑی مہربانی سے پیش آئے اور فرمانے لگے آپ کی بابت پادری ٹمین صاحب نے مجھ کو خبر دی ہوئی ہے کہ آپ یہاں آتے ہیں میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کسی دیسی مسیحی بھائی کے گھر میں ٹھہروں جو کسیقدر انگریزی جانتا ہو۔ اور میری ہدایت کرسکے کھانے پینے کا خرچ میں ادا کرونگا۔ وہ مجھے پادری بیبر صاحب کے پاس جو یہاں کے دیسی پاسٹر ہیں لیگئے۔ وہ بڑی خاطر سے پیش آئے۔ انہوں نے مجھے ایک پیالہ کافی دی۔ ملک کے دستور کے مطابق کافی بمشکل ایک چھٹانک ہوگی میں نے اُن سے اپنا حال اور اجنبیت کی مشکلیں بیان کیں۔ پاسٹر صاحب مجھے یافا گیٹ کے باہر فلسطین ہوٹل میں جو شہر کے باہر ہے لیگئے یہاں عارضی رضامندی خود ان کی اور نیز مجھکو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں پہلے یروشلم کی موجودہ حالت بیان کروں (باقی آئندہ)

شعر و سخن

در حمد خدائے ذوالجلال

جب سے تو نے اے خدایا خلق انساں کر دیا
تب سے ہی تو نے اُسے اپنا ثناخواں کر دیا۔

تھی زمیں ویراں سنسان اور بے رونق پڑی
تو نے دم میں اسے خُرم آباد و ریاں کر دیا

تیری خلاقی پہ کس کی عقل کو حیرت نہیں
جبکہ تو نے صرف کہہ کر خلق کیہاں کر دیا۔

خاک سے سبزہ و گل و خار چمن پیدا کیا
سبزہ و گل خار سے پیدا گلستاں کر دیا۔

کوہ و دشت و بحر و بر ارض و سما شمس و قمر
سب میں تو نے اپنی صنعت کو نمایاں کر دیا۔

فخر بخشا ہے تری کو قرۂ تاباں سے اگر
قیمتی کانوں سے خشکی کو بھی نازاں کر دیا

سلطنت دن پر اگر سورج کو تو نے بخشدی
چاند کو بھی رات پر تو نے حکمراں کر دیا

ساری موجودات میں انسان کو بخشا شرف
سارا اُس کے واسطے راحت کا ساماں کر دیا

کون سی شے سے نہیں ظاہر عجب طاقت تری
کون سی صورت میں جلوے کو نہ تاباں کر دیا

جس کو چاہا تو نے در در کی گدائی بخشدی
جسکو چاہا تو نے اُس کو بس سلیماں کر دیا

کھلکھلاتے ہیں ادا سے خوب گلہائے چمن
مصلحت سے تھا ہی بلبل کو نالاں کر دیا

بے تکلف جنت میں ہوگا دخل تیرا اے عزیزؔ
دل کو گر اس خالق قادر پہ قرباں کر دیا

خاکسار مُنا لعل۔ عزیزؔ صدر بازار اورنگ آباد دکن

مضامین

حبُ الوطنی

ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ ملک کے موجودہ نازک وقت میں ہم اپنے پیارے ہموطنوں کے سامنے اصلی اور نقلی حب الوطنی کے متعلق کچھ خیالات پیش کریں تاکہ حب حب الوطن کے متعلق ہمارے نوجوانوں میں صحیح خیالات جاگزیں ہو سکیں۔

اوّل اصلی اور حقیقی حب الوطنی صداقتکو صاف صاف ظاہر کرتی ہے اس میں کسی قسم کی لاگ لپیٹ نہیں ہوتی۔ اسکے بخلاف نقلی حب الوطنی جھوٹی خوشامدانہ کارروائی کرتی ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ہماری قوم دنیا میں سب سے زیادہ اعلیٰ ہے۔ جس قدر نیک خیال ہو سکتی ہیں سب ہم میں موجود ہیں۔ جتنے علوم و فنون ممکنات میں سے ہیں تمام ہماری کتابوں میں موجود ہیں ہمیں کسی دوسری قوم یا ملک سے کسی چیز کے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری اعلیٰ درجے کی جہالت ہے۔ کیونکہ اس قسم کے خیالات ہمیں ترقی کرنے نہیں دیتے جاپان جس کی مثال ہمیشہ تحریروں اور تقریروں میں پیش کیجاتی ہے اُس نے ہرگز اس قسم کے نقلی حب الوطنی بجائے اُس کی تعریف کرنے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کے یہ کہتی ہے کیا ہوا ہماری کتابوں میں یہ سب باتیں درج ہیں۔ ہمارے بزرگ ان سے ہزارہا درجہ بڑھکر دریافتیں اور ایجاد کر سکتے تھے۔ اس نقلی حب الوطنی کے شیداؤں کے سامنے جب کسی ملک کے قبیح رسوم و رواج کی خرابی ظاہر کیجاتی ہے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ شخص ملک کا دشمن ہے۔ اسے مطلق اپنے ملک سے محبت اور پیار نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ ہمارے ملک میں ہر ایک خوبی موجود ہے۔ ہمارا ملک دنیا کے تمام ملکوں کا سرتاج ہے۔ تہذیب کی ترقی ہمارے ہاں ختم ہے۔ تمام رسوم و رواج اول درجے کی حکمت عملی پر مبنی ہیں۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

گائے کی عقل

شہر جھنگ میں ایک معتبر نے اپنے سگے بھائی کو جس وقت کہ وہ اپنی گائے کو پانی پلانے کے لئے جا رہا تھا پکڑ دیا اور باامداد پسر خود مارنا شروع کر دیا گائے کچھ عرصہ تک تو اس سین کو خاموش دیکھتی رہی۔ لیکن جس وقت معتبر اور اس کے بیٹے نے گائے کے مالک کو زمین پر دے مارا اور اوپر چڑھ بیٹھے۔ اس وقت گائے غضبناک ہو گئی۔ اور رسہ چھڑا کر جو ابھی تک اس کے مالک کے ہاتھ میں تھا معتبر اور اس کے بیٹے پر پل پڑی۔ ایک ٹکر سے معتبر کو اور ایک ٹکر سے اس کے بیٹے کو دور سے منہ کے بل زمین پر گرا دیا اور خود درمیان میں کھڑی ہو گئی۔ ادھر کسی نے زمین سے سر اٹھایا۔ اور ادھر گائے نے ایک اور ٹکر لگا دی سینکڑوں آدمی جمع ہو گئے۔ گائے کے چہرے سے چنگاریاں نکل رہی تھیں کسی کو حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ گائے کو پکڑے اور معتبر کی جان بچائے۔ آخر معتبر کے بھائی کو جسکو معتبر نے مارنا چاہا تھا اور گائے کا مالک تھا۔ اپنے بھائی اور بھتیجے پر رحم آیا۔ اور اٹھ کر گائے کا رسہ پکڑ لیا بس رسہ پکڑنے کی دیر تھی کہ وہ گائے جو ابھی ابھی شیرنی کی طرح کھڑی تھی۔ گائے کی گائے بن گئی۔ معتبر صاحب کی جان بچی اور لاکھوں پائے۔ یہ لڑائی عورتوں کی وجہ سے ہوئی تھی۔ وائے افسوس وہ کتنی بے وقوفی کرتے ہیں۔ جو بے وقوف عورتوں کی خاطر اپنے بھائیوں۔ اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔

(رہبر مراد آباد)

بچپن کی شادی کا مرض

ہزار کانفرنسیں ہوں ہندوؤں میں اس پر پیپر پڑھے لکچر ہوں اور ریزولیوشن پاس ہوں ہندوؤں کو بچپن کی شادی کی ایسی مرض لگ گئی ہے کہ چھٹنے پر نہیں آتے۔ اس کے نقصانات کرتے کرتے بیان میں بہتیری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اخبارین سیاہ کی گئیں۔ لکچر دیئے گئے۔ لیکن ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ برابر چھوٹے بچے بیاہے جاتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ میں بہت سی شادیاں ہوئیں ہمیں خاص لاہور میں چند ایک ایسی شادیوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جہاں کنیاں آٹھ سال سے اوپر نہ ہوگی اور لڑکا بھی ۱۲-۱۳ سالہ تھا لیکن یہ شادیاں زیادہ تعلیم یافتہ کی تھیں ہمیں افسوس تو اس وقت ہوا جبکہ ایک اخبار میں ہم نے چھ سالہ لڑکے کے لئے کنیا کی ضرورت کا نوٹس دیکھا جس میں لکھا گیا تھا کہ لڑکے کے پتا بی۔ اے ہیں۔ اور پلیڈر ہیں اس کے ساتھ اچھے دھنوان ہیں۔

یہ ممکن ہے کہ عمر غلط چھپ گئی ہو۔ ایسا بعض اوقات ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی نہیں غلطی ہوئی تو بھارت ماتا کو دھن دھن کہنا چاہئے جس نے ایسے سپوت پتروں کو جنم دیا ہے۔ (آریہ گزٹ)

ایران کی ابتری

ایران کی حالت ابتر ہے۔ جب سے شاہ معزول کئے گئے ہیں۔ انتظام کا کچھ سر پیر نہیں آتا ہے۔ ایک پیغام سے ظاہر ہے کہ داب مرزا نے جو سابق میں روسی خدمتگار تھا بحق شاہ معزول کے علم بغاوت کھڑا کیا ہے۔ وہ فوجیں بھرتی کر رہا ہے۔ اور صوبہ خمسہ کے صدر مقامات زنجان پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ ایرانی گورنمنٹ کو جرمنی سے قرضہ لینے میں ناکامی ہوئی ہے۔ وہ روپیہ کے لئے بہت لاچار ہے اب پھر روس و ایران سے قرضہ لینے کی سلسلہ جنبانی کی گئی ہے۔ یہ خبریں ولایت کی ڈاک کی ہیں۔ تازہ تر پیغام سے ظاہر ہے کہ روسی فوج ابھی تک ایران کو خالی نہیں کرتی۔ اس پر اہل ایران سخت پر جوش ہو رہے ہیں اور روس گورنمنٹ نے اس جوش سے تنگ آ کر گورنمنٹ ایران کو نوٹس دیا ہے کہ صوبہ تبریز کا گورنر فوراً ڈسمس کیا جاوے ورنہ دوسری خبر لی جاویگی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ شاہ کی معزولی کے بعد ایران میں انتظام ترقی پذیر ہوگا۔ ان کی امیدوں کا نتیجہ برعکس پیش آ رہا ہے۔ گورنمنٹ کے ارکان سے باہم سخت نفاق ہے۔ اس باعث خزانے خالی ہیں۔ ملازموں کی تنخواہیں ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آمدنی کے وسائل معطل ہیں۔ تجارت کے رستے خطرناک ہیں۔ حکومت کا رعب باعث ناچاقی و نالائقی کے بالکل اٹھتا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر داب مرزا کی سرکشی سے مشکلات اور بھی بڑھ گئیں ہیں۔ ترکی و ایران کی قابلیت میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔ امن عقار رعایا کی پریشانی ناگفتہ بہ ہے۔ خدا خیر کرے۔ (عام)

گایوں پر ظلم

کوئی ہندو ایسا نظر آویگا۔ جو کہ گئورکھشا کا حامی نہ ہو لیکن در اصل اس مطلب کے حصول کے واسطے کام کرنے والے ہندو قوم میں دو چار فیصدی بھی نہ نکلتے ہوں۔ اور جب ہم بھی غافل ہیں تو دوسرے ہمارے مذہبی جذبات کو کب خیال کرینگے۔

آج ہم معزز ناظرین کو ایک نئی بات سنانا چاہتے ہیں۔ بہت کم اصحاب کو معلوم ہوگا۔ کہ پیوڑی جس کو عام طور سے رنگ کے کام میں لایا جاتا ہے۔ گائے کے پیشاب سے بنتی ہے۔ اور اس سے بھی کم اس امر سے آگاہ ہونگے کہ کس طرح بنائی جاتی ہے۔ اس کا زیادہ تر کام مونگیر کے پاس ورا پور نامی گاؤں میں ہوتا ہے۔ جن گئووں سے یہ پیشاب لیا جاتا ہے۔ ان کو صرف آم کے پتے کھلائے جاتے ہیں جس سے کہ پیشاب میں زردی پورے طور سے آ جاوے۔ ایسی گئوویں دو سے چار سال تک زندہ رہتی ہیں۔ اور اس درمیان میں جو انکو تکلیف دیجاتی ہے ہندو قوم شاید اسکو جائز سمجھتی ہو۔ دوسری قومیں تو ہرگز روا نہ رکھتی ہونگی۔ تھوڑے عرصہ تک آم کے پتے کھانے سے گئوویں آدھ مری اور ہڈیوں کا محض ایک ڈھانچ رہ جاتی ہیں۔ ان کو پھر تکلیف کی برداشت کے قابل بنانے کے واسطے کچھ عرصہ



تک بھوسہ وغیرہ جاتا ہے۔ اور تھوڑی طاقت آجانے پر بھی پڑنا اور بیچنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہندو قوم گئو رکھشک ہونیکا فخر کرتے ہیں لیکن اُن سے کبھی اس طریقہ کے خلاف صدا بلند نہیں کی۔ کیا اس حالت میں ہمارے ہندو بھائی سوچیں اور غور کریں کہ وہ گئو رکھشک کہلانے کے مستحق ہیں۔ اب سنتے ہیں کہ کمشنر صاحب قسمت بھاگلپور نے اس بُری رسم کے انسداد کی کوشش کی ہے۔ ہندو بھائیو کاش تم متفق ہو کر برٹش گورنمنٹ کے روبرو اپنی درخواستیں پیش کرتے جو گورنمنٹ خود کسی بُرائی کو روا نہیں رکھتی۔ کیا تمہاری خواہش کو رد کر سکتی ہے۔ اگر وہ سچے دل سے ہو۔ (رہبر مراد آباد)

بردہ فروشی کا نیا گُل

{چند روز ہوئے لاہور کے بازار انار کلی میں}

ایک کانسٹیبل نے دیکھا کہ ایک ٹمٹم میں ایک لمبے بالوں والا آدمی معدود عورتوں کے بیٹھا ہوا ہے۔ اور تینوں کے سر پر انگریزی ٹوپی ہے۔ مگر باقی سب پوشاک ہندوستانی ہے۔ اُن کو دیکھ کر کانسٹیبل کو شبہ ہوا۔ وہ باوجود اُس لمبے بال والے مرد کے ڈرانے اور دھمکیوں کے اُن تینوں کو پکڑ کر تھانہ میں لے آیا۔ منشی حبیب علی خاں صاحب انسپکٹر پولیس کے دریافت کرنے پر اُس مرد نے اوّل تو اپنے آپ کو عیسائی بتلایا۔ اور پھر اپنا نام رام بھارت برہم چاری بیان کیا۔ اور پہلے پہل تو اُن عورتوں کو اپنی بہن بتلایا اور پھر بیویاں بیان۔ دونوں عورتیں مرہٹہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس شخص کا اصلی نام آسا رام ہے اور یہ جگادھری ضلع انبالہ کا رہنے والا ہے اور سابق سزا یافتہ ہے۔ اس بردہ فروش کا چالان ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۹ کے مطابق کیا گیا۔

مشتبہ پارسل

{پورب سرائے (بنگال) ریلوے سٹیشن پر ایک}

صندوق بلٹی کرایا گیا اور یہ بتلایا گیا کہ اس میں ہاتھ کی چھڑیاں ہیں۔ صندوق کے بہت زیادہ وزنی ہونے پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو شبہ گزرا اور اُس نے پولیس کو اطلاع دی۔ چھڑیاں بھیجنے والے کی تلاش کی گئی تو وہ نہ ملا۔ اس پر صندوق کھولا گیا جس میں سے چار دونالی رائفلوں کی نالیاں نکلیں۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ پورب سرائے کی ہتھیاروں والی دوکان کے نوکر عرصہ سے اس قسم کی ناجائز کارروائیں کر رہے ہیں اور اب تک وہ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ فوجی اخبار

دریا سے نقصان

{کراچی کی خبر ہے۔ کہ دریائے سندھ کا کٹیں بند}

کو بہا لے جانیکا خطرہ ہے۔ قصبے کا آدھے سے زیادہ حصّہ بہہ چکا ہے۔ جب پانی بڑھتا ہے تو قصبے میں داخل ہو جاتا ہے مگر بند لگا کر اُس کو روک دیا گیا ہے اور بندوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ راجو ڈی کے نزدیک ایک نیا شہر بسانے کی تجویز کی جاتی ہے۔ سرکاری عمارت کی تعمیر کے منظوری آنے سے پیشتر ابھی کچھ مکان بنائے گئے ہیں کہ اگر سرکاری عمارتیں خطرہ میں ہوں تو بلا تکلیف دفتر ان کچّی مکانات میں چلے جاویں۔ سفرانہ اخراجات کے لئے صرف تھوڑا سا روپیہ رکھ کر باقی خزانہ اور دفتر کے کاغذات گھوڑا باڑی تک میں پہونچا دیئے گئے ہیں۔

دو مفرور باغی

{فارس شیراز سے ایک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ رعایا ہندوستان}

کے دو شخص مذہب کے ہندو پولیٹکل باغی گردانے گئے ہیں۔ وہاں پہونچکر مرزا ابراہیم ایک مشہور ملّاں کے مکان پر ٹھہرے اور ملّاں مذکور کی اجازت سے وہیں ایک اخبار میں اُنہوں نے سرکار ہند کے خلاف فساد انگیز مضامین لکھنے شروع کر دیے بعد میں روسی حکومت اور عام عیسائیوں کی نسبت بھی سخت مخالفانہ مضامین شائع کئے۔ اُن کا یا اُن کے بھیجنے والوں کا کوئی ٹھیک پتہ نہیں ملتا کیونکہ وہ عیسائیوں سے بالکل الگ چھپے ہوئے رہتے ہیں۔ انگریزی کونسل نے نائب گورنر سے ان کو طلب کیا تھا۔ لیکن اُس نے عذر کر دیا کہ ملّاں ابراہیم اُنہیں دینا نہیں چاہتا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ لیکن کوئی ٹھیک خبر نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں شخص اجیت سنگھ اور انبا پرشاد ہونگے جو کچھ عرصہ سے ہندوستان سے فرار ہو چکے ہیں۔

عرب میں لڑائی جھگڑے

{بقول اخبار ٹائمز آف رسیہ سلطنت}

روم عرب کے جھگڑے فساد مٹانے کے لئے اکثر اسی طرح مصروف رہی ہے جس طرح ہماری سرکار کو بھی کبھی کبھی سرحدی معرکے پیش آتے رہتے ہیں لیکن آجکل عرب میں ترکوں نے تین مہمیں بھیج رکھی ہیں۔ پہلے ایک تو موصل کے علاقے میں کردوں کو دبانے کے لئے دوسری دریائے فرات کے دہانے کے آس پاس کے علاقے میں متفق عربوں کے قابو کرنے کے لئے۔ یہ دونوں مہمیں نظام پاشا کے ماتحت ہیں۔ جو چھٹے آرمی کور کے کمانڈر ہیں۔ تیسری مہم نجد کو ابن سعود والی کے مغلوب کرنے کے لئے روانہ کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ یمن کے علاقے ہیں۔ عدن کے پیچھے تو پہلے ہی سے جنگی کارروائیاں جاری ہیں اور مغربی علاقے میں بعض مقامات پر حجاز ریلوے کے خلاف بدوؤں نے سر اُٹھا رکھا ہے۔ اور اُنکے دبانے کو بھی ترک مصروف ہیں۔

نوجوانوں کا جیلخانہ

{اپریل ۱۹۰۹ء میں بلی ایک جیلخانہ مجرم لڑکوں کیواسطے ایسا بنایا}

کھولا گیا تھا تاکہ وہ پیشہ ور قیدیوں کے اثر بد سے محفوظ رہیں۔ وہاں اُنہیں بنیادی تعلیم دیجاتی۔ اخلاقی اور دینی تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ سنسکرت اور فارسی پڑھائی جاتی ہے۔ قرآن اور ہندو شاستروں کے اچھے اچھے حصّے پڑھائے اور اُن کا مطلب سمجھایا جاتا ہے۔ انہیں فحش گوئی سے روکا جاتا ہے۔ دستکاریاں سکھائی جاتی ہیں۔ درزی، موچی، نوربافی، لوہار، جو تجارتی بھی سکھاتا ہے۔ مقرر ہیں کہ جس ہر قسم کے لڑکے ہوتے ہیں۔ عمومًا دیہی کام سکھایا جاتا ہے۔

گلدستہ اخبار

قیصر اڈورڈ ہفتم آنجہانی کے چار ہندوستانی اردلی جو ماہ اپریل سے پبلک کی نظروں میں پہلے سے زیادہ ممتاز تھے۔ اور شہنشاہ فردوس آرامگاہ کی نعش کے خاص گارڈ تھے کل ہندوستان کو روانہ ہو گئے۔ ملکہ الگزنڈرا نے انہیں تحفے عطا فرمائے تھے۔

خبر آئی ہے کہ میرٹھ اور بلند شہر کے بندر یکایک کثرت سے مرنے لگے۔ جنہیں سنکر حیرت ہوتی ہے۔ آغاز موسم جون میں جب گرمی کی بہت بڑی شدت ہوئی تھی۔ تو تین چار دن کے عرصہ میں میرٹھ کے تالاب کے ارد گرد دو سو تیس بندر مرے پائے گئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ انہیں کس نے دفن کیا اور کس نے ماتم داری کری۔ لیکن چونکہ اس نواح میں بہت سی گلہریاں بھی مر گئیں تھیں۔ اس وجہ سے حکام کو شبہ ہوا کہ شاید قرب جوار کے باغات انبہ کے مالکوں نے کچھ کارروائی کی ہو۔ لیکن بعض بندروں کی نعشیں چیر کر ڈاکٹری تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں زہر خورانی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی اس زمانہ میں یہ خبر بھی سننے میں آئی ہے کہ بلند شہر میں بہت سے بندر مر گئے ہیں۔

پروفیسر گولڈن سمتھ اپنی تمام دولت جو ۳۰ لاکھ روپیہ کے قریب ہو گی نیل یونیورسٹی کے لئے وقف کر گئے ✤

بریلی میں مصنوعی سادہوؤں کا ایک گروہ سخت قید کا سزایاب ہوا۔ وہ مسلمان جرائم پیشہ تھے۔

ہندوستان میں لارڈ کچنر کے بت یادگار کا چندہ ۰۰۰، ۱۲ جمع ہوا۔ کافی سمجھا گیا۔

بھبرداسچ کی ایک ڈکیتی میں ایک مسلمان والدہ کی شہادت پر اسکے بیٹے نے ۵ سال قید سخت پائی۔

بمبئی کے نواح دالکیشور میں جینیوں کا ایک مشہور مندر جس زمین پر ہے۔ وہ سرکاری سمجھی جاتی ہے۔ اور حال میں بمبئی گورنمنٹ نے مندر کے ٹرسٹیوں کو نوٹس دیا۔ چونکہ میعاد اجارہ کی گذر گئی ہے۔ لہذا سرکار اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اس پر لیڈر ان جین نے خط و کتابت کی اور فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس زمین کی اجارہ اور ۹۹۹ برس کے لئے جینیوں کو دیدیا جاوے شرائط کا فیصلہ طے پایا ہے۔

جرمنی فوج کی موجودہ حالت کی نسبت ایک انگلش اخبار ٹائمس میں شائع کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ سال گذشتہ میں زمانہ امن کے لئے جرمنی فوج کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ ۲۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ جنگی طاقت کے لئے ۴۰ لاکھ جوان غیر تربیت یافتہ ہیں۔ ان کو چھوڑ کر تربیت یافتہ جوانوں کی مجموعی تعداد ۴۰ لاکھ ہے جو جنگی خدمت کے لئے مہیا ہو سکتی ہے۔ یہ اصول کنسکرپشن کا نتیجہ ہے یعنے تمام رعایا کے لئے جنگی خدمت لازمی ہے۔

لوکل

چند یوم سے صفائی شہر بڑے زور شور سے ہو رہی ہو۔ جناب خان محمد ظفر خاں صاحب تحصیلدار لودیانہ اس انتظام میں خاص حصہ لیتے ہیں۔ امید ہے کہ اب صفائی ضرور ہو جائے گی۔ اور شکستہ سڑکیں بھی درست ہو جاوینگی۔

میاں عظمت خاں داروغہ گھاٹ مقدمہ غبن میں ماخوذ ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ لودیانہ نے تجویز کی ہے کہ ہر سہ تحصیلوں کے لئے ایک ایک روڈ انسپکٹر بمشاہرہ ۲۵ روپیہ ماہوار ہر مقرر کئے جاویں۔ چنانچہ مسٹر نجیب اللہ و شاہزادہ محمد معظم واک اور صاحب ان آسامیوں کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۰ء کو رائے صاحب لالہ شیو لعل صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نے ہمراہی لالہ جگگشور بی۔ اے و شیخ اللہ رکھا بی۔ اے و سردار امر سنگھ صاحب کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ کا معائنہ کیا۔ ففتھ ہائی کے طلبا نے ایک انگریزی اور ایک اردو نظم پڑھکر سنائی رائے صاحب اسکول کا معائنہ فرماکر نہایت خوش ہوئے رائے صاحب موصوف بڑے غور اور تجربہ باری سے ملاحظہ فرماتے ہیں موصوف ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء کو چھ بجے کی گاڑی میں ضلع فیروزپور تشریف لیگئے۔

سردار امر سنگھ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر راولپنڈی کو تبدیل ہوئے۔ ان کی جگہ فیروزپور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر تشریف آور ہوئے ہیں سردار صاحب قریبا سات سال اس ضلع میں رہے۔ اس عرصہ میں نہایت نیک نام اور ہر دلعزیز رہے

افسوس ہے کہ لالہ گوبند رام تحصیلدار جو بدبست جو ایمانداری اور شرافت کی زندہ مثال تھے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ایشور انکے پسماندوں کو صبر اور ان کو جنت نصیب کرے فقط

ضرورت

چرچ مشن مڈل اسکول کوٹ گڈھ ضلع شملہ کی مڈل کلاسوں میں ورنیکلر مضمون پڑھانے کے لئے ایک ٹرینڈ سینیر ورنیکلر سندیافتہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۳ روپیہ ماہوار معہ کرایہ مکان۔ درخواست کنندہ کو چاہیئے کہ اپنی تمام خط و کتابت اسکول کے پرنسپل صاحب سے کرے۔

اسی مذکورہ بالا مدرسہ میں ایک ٹرینڈ جونیر ورنیکلر سندیافتہ استاد کی پرائمری کلاسوں کے لئے ضرورت ہے تنخواہ ۲۹ روپیہ ماہوار معہ کرایہ مکان۔ درخواست کنندہ فوراً اپنی خط و کتابت اسکول کے پرنسپل صاحب سے کرے

المشتہر:۔ ایس۔ ای۔ سٹوکس جونیر پرنسپل چرچ مشن مڈل سکول کوٹ گڈھ۔ ضلع شملہ

ضرورت:۔ ایک نوجوان مسیحی لڑکی جو ایک پرائمری سرٹیفکیٹ رکھتی ہو۔ آرفینج اسکول میں پڑھانے اور لڑکیوں کے کھانا پکانے اور کپڑے وغیرہ دھونے کے کاموں میں بھی مدد دینے درکار ہے۔ ذیل کے پتہ پر درخواست کرنی چاہیئے۔

المشتہر مس سٹر کلینڈ۔ ترنتارن



پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا نافنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ بزبان انگریزی و اردو پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱؍ ۱۲؍

ہندوستان و پنجاب ″ ″ ۲؍

غیر ممالک سے ″ ″ ۲؍۵

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہگر	بجے	ے
چھٹائی کالم	بیجے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ا ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں بہی بی بکا پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچتے تو یہ تکلیف نہیں اُٹھانا پڑتی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی بطور پیش بندی گھر میں رکھتے یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی لاثانی دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۱ر چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک عیالدار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی شل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ بچوں کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماری کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۹ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرکونول کرسیم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ۹ سے ماہ عہ کرونول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ صد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۸ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک ۸ر روپیہ اور محصولڈاک

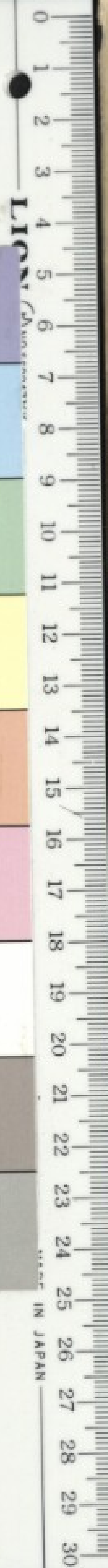
یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے ہم بڑے اشتہار سے ترغیب دیتے ہیں کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست بہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ و وی۔ پی کے ذریعہ سے +



ممیرے کا سُرمہ

مُصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عـہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ سےؔ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنـہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر منّا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

پادری ای ایلم۔ ویری۔ صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر ومنیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ڈکی برادرز چھپا اور شائع ہوا